سوال

(239) دعوت ولیمہ پر سلامی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دعوت ولیمہ پر سلامی دینا قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ نہیں؟ (ذوالفقار احمد، راہوالی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں نے جب سے اسلام کے احکامات کو پس پشت ڈالا ہے اس وقت سے بے شمار خرابیاں ان کے اندر داخل ہوگئیں کئی ایک ایسے اعمال سر انجام دیئے جاتے ہیں جن کی اسلام میں کوئی دلیل موجود نہیں ہوتی۔ منجملہ ان امور میں سے شادی بیاہ کا مسئلہ بھی ہے۔ ہماری شادیوں کے موقعہ پر اکثر وبیشتر ہندوانہ رسم ورواج کی پابندی کی جاتی ہے شادی کے موقعہ پر دعوت ولیمہ کرکے مسلمانوں کو بلاکر ان سے نیوتہ وصول کرنا بھی ہندوانہ رسم ہے اور برصغیر پاک وہند میں ہندوؤں کے اختلاط سے یہ رسم بھی اہل اسلام میں داخل ہوچکی ہے اور پھر یہ نیوتہ ایک قرض ہے اگر آج کسی کی شادی پر ایک سو روپیہ دیا جاتا ہے تو کل یہ امید ہوتی ہے کہ دو سوملے گا اور اگر کوئی شخص ادا نہ کرے تو اس سے ناراضگی ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ کم از کم ہماری گھر پہنچ تو دے دیں اور اگر کوئی شخص صرف لیا ہوا پسہ واپس کرے تو کہا جاتا ہے اس نے اپنی بھاجی ختم کردی ہے۔ ہندوستان میں کمبور برادری ایسی تھی جو ایسی اشیاء کو پسند نہیں کرتی تھی۔ ڈاکٹر محمد عمر لکھتے ہیں "کنبوہ" فرقے کے مسلمان جہیز نہیں دیتے تھے اور عروس کے گھر (رسم مہندی) بھی نہیں بھیجتے تھے نکاح میں یا شب عروسی کو یا حنا بندی کے موقعہ پر شربت پلانے کے بعد براتیوں سے نیوتہ یا نیگ بھی نہیں لیتے تھے کیونکہ یہ لوگ فرط غیرت سے ان کاموں کو مکروہ سمجھتے تھے۔" (ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر ص 153،154)

اگر کوئی فرد کسی دوسرے پر احسان ونیکی یا تنگی میں اس کا تعاون کرنا چاہے تو اسے اپنے اس احسان کا بدلہ زیادہ مال لینے کی توقع سے نہیں کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر"۔ (المدثر: 6)

ہمارے ہاں ولیموں کی دعوت میں یہی خواہش کارفرما ہوتی ہے کہ آج اگر اتنے پیسے دیں گے تو کل ہماری شادی پر زیادہ ملیں گے لہذا اس رسم ہندوانہ کا خاتمہ کرنا چاہیے۔ اسلام میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں ملتی۔ صرف شادی کے بعد حسب استطاعت دعوت ولیمہ ہے کھانا کھانے والوں سے گھر بلاکر پیسے وصول کرنا ایک انتہائی مضحکہ خیز حرکت ہے اللہ تعالیٰ اجتناب کی توفیق بخشے۔ آمین

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب النکاح، صفحہ:313

محدث فتویٰ